132095 ـ سورة یس کی متعدد بار اجتماعی قرآت اور دعا کرنا

سوال

کچھ لوگ اکٹھے ہو کر سورۃ یس کی اجتماعی تلاوت کرتے ہیں اور ان میں سے ایك شخص ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا اور باقی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں، یہ قرآت معین تعداد میں ہوتی ہے کیا قرآن و سنت میں اس کی تائید میں کوئی دلیل ملتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو جمع کر کے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں تعلیم دیتے اور خیر و بھلائی کی جانب ان کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے، اور بعض اوقات جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کی آیات پڑھتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے.

اور بسا اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو قرآن مجید کی تلاوت کا کہتے اور خود اس کی تلاوت سماعت کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایك دن فرمایا:

" اے عبد اللہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ "

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کیسے پڑھوں حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل کیا گیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں "

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی اور جب اس آیت:

(فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) النساء (41) پر پہنچا تو ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف نظر دوڑائى تو آپ كى آنكھوں نے آنسو بہہ رہے تھے.

يعنى رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم قيامت كے اس ہولناك منظر اور موقف كى بنا پر رونے لگے.

چنانچہ جب كچھ بھائى كسى مجلس يا جگہ جمع ہوں اور وہ قرآن مجيد ميں سے كچھ تلاوت كريں اور اس پر غور و فكر اور تدبر كريں اور ايك دوسرے كو سمجھائيں اور ياد دہانى كرائيں تو يہ خير عظيم ہے اور اس ميں بہت بڑى فضيلت پائى جاتى ہے.

اور قرآن مجيد سننے والے كے ليے خاموشى اختيار كرنا مستحب ہے تا كہ وہ مستفيد ہو اور غور و فكر اور تدبر كر سكے اور جب قرآن مجيد كى تلاوت كے بعد اگر چاہيں تو دعا بھى كر سكتے ہيں اس ميں كوئى حرج والى بات نہيں.

ليكن ان كا تكرار كے ساتھ بار بار يس يا كوئى اور سورۃ تلاوت كرنا اس كے متعلق تو ہمارے علم ميں كوئى دليل نہيں، ليكن ان كے ليے جو آسانى سے قرآن كى تلاوت كرنا ميسر ہو وہ تلاوت كريں چاہے بقرۃ سے يا كسى اور سورۃ سے، يا پھر آپس ميں ابتدا سے ليكر آخر تك سارا قرآن مجيد ايك دوسرے كو سنائيں يعنى ايك شخص پڑھے اور دوسرا سنے اور پھر دوسرا سنے اور باقى سنيں يا پھر ايك شخص پڑھے اور پھر وہى سورۃ دوسرا شخص اسے پڑھ كر سنائےتا كہ وہ سب مستفيد ہوں اور غور و فكر اور تدبر كر سكيں.

ليكن كسى ايك سورۃ كو كسى مخصوص كر كے متعين تعداد ميں پڑھنے كے متعلق ميرے علم ميں كوئى دليل نہيں، اور اسى طرح ميرے علم ميں تو نہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے اجتماع ميں ہاتھ اٹھاتے اور صحابہ كرام آپ كى دعا پر آمين كہتے ہوں، بہتر يہى ہے كہ بغير ہاتھ اٹھائے جو آسانى كے ساتھ كى جا سكتى ہے وہ كى جائے، اور يہ اجتماعى نہ ہو.

بلكہ ہر شخص خود دعا كرے، ہمارے علم كے مطابق سنت يہى ہے، ليكن مجلس ميں بيٹھے ہر شخص كو چاہيے كہ وہ تدبر كرے اور سمجھے، اور تلاوت سمجھ كر كرنامقصود ہو نا كہ صرف پڑھنا.

ليكن مومن اس كا خيال كرے كہ جو پڑھ رہا ہے يا سن رہا ہے اس پر غور و فكر اور تدبر كرے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اس كتاب كو ہم نے آپ كى طرف بابركت بنا كر نازل كيا ہے تا كہ اس كى آيات پر تدبر كريں اور عقلمندوں كو اس سے نصيحت حاصل كرنى چاہيے ص (29).

چنانچہ قرآت كا مقصد يہ ہے كہ جو پڑھا جا رہا ہے اسے سنا جائے اور اس پر غور و فكر اور تدبر كيا جائے، اور اس

پر عمل کیا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ توفیق و ہدایت سے نوازے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ باز رحمہ اللہ .